چھوٹی بچی کے کان چھدوانا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Lar 12753 تاریخ:18-03-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ چھوٹی بچی کے کان چھدوانا، جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ اس میں بچی کو کافی تکلیف بھی ہوتی ہے۔ اس کام کے لیے بچی کو تکلیف دینے کی شرعاً اجازت ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بچی کے کان چھدوانا، جائز ہے، اس کے لیے بچی کو تکلیف دینے کی شرعاً اجازت ہے، کیونکہ یہ عمل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک بغیر کسی انکار کے جاری وساری ہے، نیز یہ زینت کی منفعت کے حصول کے لیے تکلیف دینا ہے اور ایسی مصلحت کی وجہ سے تکلیف دینا کہ جو مصلحت اس کی طرف لوٹتی ہو، جائز ہوتا ہے، جیسا کہ بچے کا ختنہ کرانے کی شرعاً اجازت ہے۔

جائز زینت کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْۤ اَخْرَ جَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ﴾ترجمہ: تم فرماؤ: اللہ کی اس زینت کو کس نے حرام کیا، جو اس نے اپنے بندوں کے لیے پیدا فرمائی ہے؟ اور پاکیزہ رزق کو (کس نے حرام کیا؟)۔ **(سورۃ الأعراف، آیت 32)**

بخاری شریف میں ہے:"عن ابن عباس رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى يوم العيد ركعتين، لم يصل قبلها ولا بعدها، ثم أتى النساء ومعه بلال، فأمرهن بالصدقة، فجعلت المرأة تلقي قرطها"ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی

کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے عید کے روز دو رکعتیں پڑھیں، اس سے پہلے یا بعد کبھی نہیں پڑھیں، پھر آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ تھے، آپ نے ان عورتوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا، تو عورت اپنے کان سے بالیاں نکال کر (حضرت بلال کے کپڑے میں) ڈالتی تھی۔

(بخاری شریف، جلد7، صفحہ158، مطبوعہ بیروت)

النہایۃ فی شرح الہدایۃ، جلد23، صفحہ 125، نصاب الاحتساب، صفحہ 302، غمز عیون البصائر فی شرح الأشباہ والنظائر، جلد3، صفحہ 317، حاشیۃ ابن عابدین، جلد6، صفحہ 420 اور المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی میں ہے: "لا بأس بثقب أذن الطفل من البنات، فقد صح أنهم كانوا يفعلون ذلك في زمن رسول الله عليه السلام من غير إنكاره" ترجمہ: بیٹیوں کے کان چھدوانے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ لوگ زمانہ جاہلیت میں یہ عمل کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع نہ فرمایا۔ **(المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، جلد5، صفحہ381، دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

فتاوی قاضی خان میں ہے: "ولا بأس بثقب أذن الطفل لأنهم كانوا يفعلون ذلك في الجاهلية ولم ينكر عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم" ترجمہ: بچی کے کان میں سوراخ نکالنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ لوگ زمانہ جاہلیت میں یہ عمل کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع نہ فرمایا۔ **(فتاوی قاضی خان، جلد03، صفحہ251، بیروت)**

البحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے: "وكذا يجوز ثقب أذن البنات الأطفال **لأن فيه منفعة الزينة**، وكان يفعل ذلك في زمنه عليه الصلاة والسلام إلى يومنا هذا من غير نكير" ترجمہ: اور ایسے ہی چھوٹی بچیوں کے کانوں میں سوراخ نکالنا جائز ہے، کیونکہ اس میں زینت کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اور یہ عمل نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک بغیر کسی انکار کے جاری و ساری ہے۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، جلد08، صفحہ554، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

الاختیار لتعلیل المختار میں ہے:”ولا بأس بثقب اذن البنات الاطفال لانه ایلام لمنفعة الزینة وایصال الالم الی الحیوان لمصلحة تعود الیه جائز کالختان“**ترجمہ: بچیوں کے کانوں میں سوراخ کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ زینت کی منفعت کے لیے تکلیف دینا ہے اور جاندار کو کسی ایسی مصلحت کی وجہ سے تکلیف دینا کہ جو مصلحت اس کی طرف لوٹتی ہو، جائز ہے، جیسے ختنہ کرانا۔**

(الاختیار لتعلیل المختار، جلد4، صفحہ 167، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن **فرماتے ہیں:**”اقول: و لا شک ان ثقب الاذن کان شائعا فی زمن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وقد اطلع صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولم ینکرہ ثم لم یکن الا ایلاما للزینۃ فکذا ھذا بحکم المساواۃ فثبت جوازہ بدلالۃ النص المشترک فی العلم بھا المجتھدون وغیرھم کما تقرر فی مقررہ“**ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ کان چھیدنا نبی پاک** صلی اللہ تعالی علیہ وسلم **کے عہد مبارک میں متعارف اور مشہور تھا اور حضور پاک** صلی اللہ تعالی علیہ وسلم **نے اس پر اطلاع پائی، مگر ممانعت نہیں فرمائی، پھر یہ (کان چھیدنے کی) تکلیف پہنچانا، صرف زیب وزینت کے لیے ہوگا اور اسی طرح یہ (ناک چھیدنا) بھی ہے کہ دونوں کا حکم مساوی ہوگا۔ پس اس کا جائز ہونا، دلالتِ نص کی بنیاد پر ثابت ہو گیا، اس علم سے جس میں مجتہد و غیر مجتہد مشترک ہیں، جیسا کہ یہ بات اپنے محل میں ثابت ہو چکی ہے۔** **(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ482، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

07رمضان المبارک 1445ھ/18مارچ2024ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے